© rasailojaraid.com

جاری رہے گی، لیکن آپ کے استاد جناب حافظ اسلم صاحب مرنے کے بعد اور قیامت تک کے درمیانی عرصہ یعنی برزخ میں کسی طرح کی زندگی کے قائل نہیں۔ قرآنی فیصلے میں ایک طویل مضمون، عذابِ قبر کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں حافظ صاحب موصوف نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ از روئے قرآن، برزخ میں کوئی زندگی نہیں، جبکہ پرویز صاحب زندگی کے غیر منقطع ہونے کے قائل ہیں۔

شعر و ادب

مولانا عبد الرحمٰن عاجز

کیا جانے وُہ کس حال میں اب زیرِ زمیں ہے!

اس چیز کی خواہش جو مقدر میں نہیں ہے — در اصل یہ تعذیب ہے جو سخت تریں ہے!
تقدیر کے لکھے پہ جو ایماں ہے یقیں ہے — پھر کس لیے آلام و مصائب پہ حزیں ہے
ہر شے سے جھلکتا ہے ترا چہرۂ روشن — پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ تُو پردہ نشیں ہے
ہر غنچۂ رنگیں ہے ترے حسن کا مظہر، — ہر ذرۂ خاکی ترے جلووں کا امیں ہے!
ملتی ہے یہیں سے مہ و اختر کو بلندی، — خم در پہ ترے میری عقیدت کی جبیں ہے
ہے جس پہ عمل راحت و عظمت کی ضمانت — ادیانِ زمانہ میں وہ اسلام ہی دیں ہے!
چلتا تھا زمیں پر جو کبھی ناز و ادا سے، — کیا جانے وُہ کس حال میں اب زیرِ زمیں ہے!
اس عمر کے دو ساتھی ہیں راحت بھی، الم بھی، — گلشن میں جہاں پھول ہے کانٹا بھی وہیں ہے
ہشیار، خبردار، سنبھل کر اسے چھونا، — دُنیا جسے کہتے ہیں، یہ اک مارِ حسیں ہے
تھی چاروں طرف دھوم کبھی جن کی جہاں میں — ان میں سے کوئی آج مکاں ہے نہ مکیں ہے
ہوتے ہیں زن و مرد جہاں اجنبی دونوں — سمجھو کہ وہاں تیسرا شیطانِ لعیں ہے
کم خوری و کم خوابی و کم گوئی کے اوصاف — جس میں ہوں وُہ انسان حقیقت میں حسیں ہے
تم جادۂ عصیاں پہ کبھی پاؤں نہ رکھنا — ہر ایک قدم اس کا ہلاکت کے قریں ہے

اس عمر کو غفلت میں وُہ ضائع نہیں کرتا
عاجز جسے احوالِ قیامت پہ یقیں ہے!

© rasailojaraid.com